جلد ۲۶ | ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ | یوم یکشنبہ | مطابق ۲۶ جون ۱۹۳۸ء | نمبر ۱۴۴

# سُود خوری کی سزا ہر سُود خور کو ملنی چاہیئے

اسلام نے نہ صرف سود دینے کی بلکہ لینے کی بھی سخت ممانعت کی ہے بڑی تاکید کے ساتھ اس سے روکا اور اسے سخت نقصان رساں قرار دیا ہے لیکن مسلمانوں میں عام طور پر سود لینا تو بُرا سمجھا جاتا ہے۔ لیکن سُود دینا معمولی بات خیال کی جاتی ہے۔ اور ایسے مسلمان کہلانے والوں کی بڑی کثرت ہے۔ جو سُود کی مصیبت میں بُری طرح گرفتار ہیں۔ اس کے مقابلہ میں ایسے لوگ بھی پائے جاتے ہیں۔ جو سود لینا مختلف حیلوں سے جائز قرار دیتے۔ اور اس کو اپنی آمدنی کے بڑھانے کا ذریعہ سمجھتے ہیں لیکن ان کے علاوہ علاقہ غیر کے پٹھان بھی ہیں۔ جو ہندوستان کے دیگر علاقوں میں اور خصوصاً پنجاب میں سودی کاروبار کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ انہوں نے آپس میں مختلف اضلاع تقسیم کر رکھے ہیں۔ اور ایک دوسرے کے علاقہ میں کاروبار کرنا جرم سمجھتے ہیں ان کا عام طور پر طریق یہ ہے۔ کہ معمولی درجہ کے سلے۔ اور بغیر سلے کپڑے مفلوک الحال لوگوں کو بہت زیادہ قیمت لکھا کر بطور قرض دے دیتے ہیں۔ اور پھر کچھ عرصہ کے بعد نہایت سختی اور تشدد کے ساتھ رقم معہ سود وصول کرتے ہیں ٭

کچھ عرصہ ہوا۔ ہم نے ان لوگوں کے طریق عمل کے خلاف آواز اٹھائی تھی۔ اب معلوم ہوا ہے۔ کہ پنجاب اسمبلی میں ایک قرارداد پیش ہونے والی ہے۔ جس کا مفاد یہ ہے۔ کہ حکومتِ پنجاب ایسا قانون بنائے۔ جس کی رُو سے سود خوار پٹھانوں کو پنجاب سے خارج البلد کر دیا جائے جہاں تک سود خوری اور اس کے ساتھ ہی غریب لوگوں پر سود خوروں کے تشدد کا تعلق ہے۔ ضرورت ہے کہ کوئی قانون بنایا جائے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ہم یہ بھی کہنا چاہتے ہیں کہ سود خوری کی یہ سزا صرف پٹھانوں کے لئے ہی کیوں رکھی جائے۔ اور دوسرے سُود خوروں کو کیوں اس سے مستثنےٰ کیا جائے۔ جب وجہ سزا سود خوری ہے۔ تو جس میں بھی یہ وجہ پائی جائے۔ اسے مجوزہ سزا ملنی چاہیئے۔ خواہ وہ پٹھان ہو۔ یا پنجابی۔ اور ہندوستانی مسلمان ہو یا غیر مسلم۔ اگر اس ترمیم کے ساتھ یہ قرارداد پاس ہو جائے۔ تو بہت ہی اچھا ہو ٭

# سررشتہ حج اور ایگزیکٹو ممبر حکومتِ ہند

حج مسلمانوں کا ایک نہایت ہی اہم مذہبی رکن ہے۔ اور ہر صاحب استطاعت پر اس کی ادائیگی فرض ہے۔ اس سلسلہ میں ہندوستان سے ہر سال ہزاروں کی تعداد میں مرد۔ اور عورتیں حج کے لئے جاتی ہیں۔ ان کے آرام و آسائش کی خاطر حکومت نے ایک محکمہ بنا رکھا ہے۔ جس کے ماتحت ایک مرکزی حج کمیٹی۔ اور پھر ہر صوبہ میں صوبجاتی حج کمیٹیاں قائم ہیں۔ ان سب کے ارکان حکومت کی طرف سے نامزد کیئے جاتے ہیں۔ جن کا فرض ہے۔ کہ عازمانِ حج کی ضروریات کی تکمیل اور شکایات کے انسداد کی کوشش کریں۔ اور حکومتِ ہند کے اس ایگزیکٹو ممبر کو ضروری امور کے متعلق مشورے دیں۔ جو اس شعبہ کا انچارج ہو ٭

مگر نہایت عجیب بات ہے۔ کہ یہ ادارہ حکومت کے ایک غیر مسلم ممبر کے سپرد ہے۔ جس کی ذات پر ہمیں نہ کوئی اعتراض ہے۔ اور نہ شکایت بلکہ ہم صرف اس لحاظ سے کہ یہ ایک مذہبی معاملہ ہے۔ یہ کہنا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کے ایک خالص دینی فریضہ کے انتظامات کی باگ ڈور ایک مسلمان کے ہی سپرد ہونی چاہیئے۔ اور جب ہز ایکسیلنسی وائسرائے ہند کی کونسل میں ایک مسلم ممبر کی موجودگی لابدی ہے تو پھر کوئی وجہ نہیں۔ کہ یہ محکمہ بھی اس کے سپرد نہ کیا جائے۔ ایک مسلمان حاجیوں کی مشکلات اور ان کی ضروریات کو جس آسانی سے سمجھ سکتا ہے اور ان کے ازالہ کی کوشش کر سکتا ہے۔ وہ کسی غیر مسلم سے ممکن نہیں ٭

# ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

## ہر کامیابی پر خدا تعالیٰ کے حضور سجدات شکر بجالاؤ

"میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ سچی خوشحالی سچی راحت دنیا اور دنیا کی چیزوں میں ہرگز نہیں ہے۔ حقیقت یہی ہے کہ دنیا کے تمام شعبے دیکھ کر بھی انسان سچا اور دائمی سرور حاصل نہیں کر سکتا۔ تم دیکھتے ہو۔ کہ دولتمند زیادہ مال و دولت رکھنے والے ہر وقت خنداں رہتے ہیں۔ مگر ان کی حالت جرب یعنی خارش کے مریض کی سی ہوتی ہے۔ جسکو کھجلانے سے راحت ملتی ہے۔ لیکن اس خارش کا آخری نتیجہ کیا ہوتا ہے۔ یہی کہ خون نکل آتا ہے۔ پس ان دنیوی اور عارضی کامیابیوں پر اس قدر خوش مت ہو۔ کہ حقیقی کامیابی سے دور چلے جاؤ۔ بلکہ ان کامیابیوں کو خداشناسی کا ایک ذریعہ قرار دو۔ اپنی ہمت اور کوشش پر ناز مت کرو۔ اور مت سمجھو کہ یہ کامیابی ہماری کسی قابلیت اور محنت کا نتیجہ ہے۔ بلکہ یہ سوچو کہ اس رحیم خدا نے جو کبھی کسی کی سچی محنت کو ضائع نہیں کرتا ہے۔ ہماری محنت کو بار ور کیا۔ ورنہ کیا تم نہیں دیکھتے کہ صدہا طالب علم آئے دن امتحانوں میں فیل ہوتے ہیں۔ کیا وہ سب کے سب محنت نہ کرنیوالے اور بالکل غبی اور بلید ہی ہوتے ہیں؟ نہیں بلکہ بعض ایسے ذکی اور ہوشیار ہوتے ہیں کہ پاس ہونے والوں میں سے اکثر کے مقابلہ میں ہوشیار ہوتے ہیں۔ اس لئے واجب اور ضروری ہے کہ ہر کامیابی پر مومن خدا تعالیٰ کے حضور سجدات شکر بجالائے۔ کہ اس نے محنت کو اکارت نہیں جانے دیا۔" (الحکم جلد ۵ ص ۲۳)

## مدینۃ المسیح

قادیان ۲۴ جون۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۸½ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی بفضل خدا اچھی ہے۔

## جماعت احمدیہ لنڈن کی قرارداد تعزیت

جماعت احمدیہ کے ایک جلسہ میں جو ۱۲ جون بروز اتوار مسجد احمدیہ لنڈن میں منعقد ہوا حسب ذیل قرارداد متفقہ طور پر منظور کی گئی۔

ہم گریٹ برٹین میں جماعت احمدیہ کے ممبران بیگم نصر اللہ خان صاحب مرحوم یعنے آنریبل چودہری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی والدہ محترمہ کی افسوسناک وفات پر دلی افسوس کا اظہار کرتے ہیں۔ خاتون محترمہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صحابیات جن کے سوانح حیات سے تاریخ اسلام بھری پڑی ہے کا ایک زندہ نمونہ تھیں۔ مرحومہ نہایت پاکباز اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے حد درجہ عقیدت رکھتی تھیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ ہم آنریبل سر موصوف اور ان کے خاندان کے ساتھ اس صدمۂ عظیم میں مخلصانہ ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس صبر کے لئے جو انہوں نے اس موقعہ پر دکھایا اعلےٰ جزا دے۔ آمین (آنریری سکرٹری)

## حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کا ارشاد

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کا ارشاد ہے۔ کہ صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب ابن حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اور صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب ابن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی صحت کامیابی اور بخیریت واپسی کے لئے تمام احمدی جماعتیں دعا کرتی رہیں۔ نیز انہوں نے جو امتحان دیا ہے۔ اس میں کامیابی کے لئے بھی دعا کی جائے۔

## ٹیوبرکلوسس فنڈ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا عطیہ

جیسا کہ ایک گزشتہ پرچہ میں لکھا جا چکا ہے۔ نظارت امور عامہ پوری کوشش کر رہی ہے۔ کہ مذکورہ بالا فنڈ میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیا جا سکے۔ چنانچہ ۲۳ جون کو جنرل پریذیڈنٹ و محلہ جات کے پریذیڈنٹان صاحبان کو جمع کر کے نظارت کی طرف سے یہ بات پیش کی گئی۔ کہ اس تحریک کو کامیاب بنایا جائے۔ نیز اس فنڈ کی غرض و غائت نیز وہ حالات۔ بیان کئے گئے جن میں یہ جاری ہوا۔ تمام پریذیڈنٹ صاحبان نے بعد مشورہ یہ فیصلہ کیا۔ کہ وہ زیادہ سے زیادہ رقم فراہم کر کے اس کے لئے بھیجیں گے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کار خیر میں اپنی طرف سے مبلغ دو صد روپیہ عطا فرمایا ہے۔ امید ہے۔ کہ بیرونی احباب بھی اس اسوۂ حسنہ سے کام لیتے ہوئے اس نیک تحریک میں شریک ہوں گے۔ اور مقامی حکام کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں گے۔

## احمدیہ ٹورنامنٹ کا دوسرا دن

قادیان ۲۴ جون۔ آج صبح یونین کلب اور تعلیم الاسلام ہائی سکول کی ٹیموں کا فٹ بال میچ ہوا۔ یونین کلب نے طلباء کو چھ گول پر شکست دی۔ میچ کے ریفری ماسٹر نذیر خان صاحب بی۔ اے منیجر جنرل سروس کمپنی تھے۔ یونین کلب کی طرف سے چودہری عطاء اللہ صاحب امرتسری کا کھیل نمایاں طور پر اچھا رہا۔ سکول کی طرف سے سکول ٹیم کا سکرٹری محمد غفران اچھا کھیلا۔

فٹ بال میچ کے بعد جامعہ احمدیہ۔ مدرسہ احمدیہ۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ احمدیہ کور۔ احمدیہ سپورٹس کلب اور یونین کلب کے تین تین نمائندوں نے "بلند آواز" میں مقابلہ کیا۔ ہر ایک شامل ہونے والے سے بلند آواز سے سورۃ فاتحہ پڑھائی گئی۔ جج مختلف فاصلوں پر متعین تھے۔ ہر ایک کی آواز سننے کے بعد ججز نے محمد حیات صاحب نمائندہ احمدیہ کور کو اول اور میاں عبد الودود صاحب (مدرسہ احمدیہ) کو دوم قرار دیا۔

بعد والی بال کا میچ ہوا۔ جس میں احمدیہ سپورٹس کلب اور مدرسہ احمدیہ کے مابین مقابلہ ہوا۔ قاضی عبد اللہ صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی ریفری تھے۔ احمدیہ سپورٹس کلب فاتح رہا۔ مدرسہ احمدیہ کے کھلاڑیوں میں سے محمد اسحٰق صاحب کا کھیل خاص طور پر اچھا تھا۔

شام کو ۵½ بجے غلیل کے نشانہ کا مقابلہ ہوا۔ حافظ مسعود احمد صاحب (احمدیہ کور) اول اور احمد علی صاحب (یونین کلب) دوم رہے۔

چھ بجے شام مدرسہ احمدیہ اور جامعہ احمدیہ کے مابین ہاکی میچ ہوا۔ جس میں جامعہ احمدیہ

# حضرت یحیٰی علیہ السّلام قتل کئے گئے تھے

از جناب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل پروفیسر جامعہ احمدیہ



(۱)

"الفضل" کے ۲۱- جون ۱۹۳۸ء کے پرچہ میں مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری کا ایک مضمون "حضرت یحیٰی علیہ السلام قتل نہیں کئے گئے" کے عنوان کے ماتحت شائع ہوا ہے۔ جس میں انہوں نے اس بات پر بہت زور دیا ہے۔ کہ حضرت یحیٰی علیہ السلام قتل نہیں کئے گئے۔ مگر معلوم ہوتا ہے۔ انہوں نے اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کو جو حکم عدل۔ اور اختلافی مسائل میں سچی راہ پر قائم کرنے والے ہیں۔ سامنے نہیں رکھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتابوں میں بار بار اور کھول کھول کر حضرت یحیٰی علیہ السلام کے قتل کے عقیدہ کو نہ صرف درست قرار دیا ہے۔ بلکہ اپنے دعوٰے کی تائید میں بھی اس سے استشہاد کیا ہے:۔

## حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے حوالجات

آپ اپنی کتاب حمامۃ البشریٰ میں فرماتے ہیں:۔

۱۔ "انّ یحیٰی قد قُتِلَ" (صـ۴۲)

یعنے حضرت یحیٰی کا قتل سے فوت ہونا یقینی ہے۔ جس میں شک کی گنجائش نہیں"

۲۔ پھر فرماتے ہیں:۔

"وما کان موت القتل نقصًا لِلانبیاءِ۔ وکسرًا لِشانهم و عِزّتهم وکاین من نبیّین قتلوا فی سبیل اللہ کیحیٰی علیہ السلام وابیہ۔ فتفکّر واطلب صراط المهتدین ولا تجلس مع الغاوین" (حمامۃ البشریٰ صـ۴۲ حاشیہ)

یعنے قتل کی موت انبیاء کی عظمت کو کم نہیں کرتی۔ اور نہ ہی ان کی شان اور ان کی عزت کے منافی ہے۔ چنانچہ بہت سے نبی اللہ کی راہ میں قتل کئے گئے ہیں۔ جیسے یحیٰی علیہ السلام اور ان کے باپ (زکریاؑ) سو اس معاملہ میں سوچ کر قدم رکھنا چاہیئے۔ اور ہدایت یافتہ لوگوں کی راہ کا طالب رہنا چاہیئے۔ اور کج رو لوگوں کی معیت سے دُور رہنا چاہیئے۔ یعنی حضرت یحیٰی علیہ السلام کے قتل کا انکار گویا ایک قسم کی نادانی۔ اور ہدایت یافتہ لوگوں کے متفق علیہ عقیدہ کے خلاف اور گمراہوں کا طریق ہے:۔

۳۔ تحفہ گولڑویہ (طبع دوم) کے صفحہ ۱۰۷- پر فرماتے ہیں:۔

"کیا یحیٰی نبی بھی قتل نہیں ہوا؟" یعنی قتل یحیٰی کا واقعہ اس قدر نمایاں اور بدیہی ہے۔ کہ اس سے انکار کرنا نہایت ہی جائے حیرت ہے:۔

۴۔ ازالۂ اوہام کے صفحہ ۱۶ پر فرماتے ہیں:۔

"حضرت یحیٰیؑ نے بھی یہودیوں کے فقیہوں۔ اور بزرگوں ...... کی شرارتوں اور کارسازیوں سے اپنا سر کٹوایا"

۵۔ تحفہ گولڑویہ (طبع دوم) کے صفحہ ۱۹۶ پر حضور انجیل کے حوالہ سے حضرت یحیٰیؑ کے ساتھ لوگوں کے آخری سلوک کا ذکر کرتے ہُوئے۔ اور اس کو حضرت عیسٰیؑ کی بعثت کے سلسلہ کی ایک کڑی قرار دیتے ہُوئے اس کے مقابل پر اپنی بعثت کے لئے سیّد احمد صاحب بریلوی کی شہادت کا واقعہ بیان کرتے ہُوئے فرماتے ہیں:۔

"کیا تعجب ہے۔ کہ سید احمدؒ بریلوی اس مسیح موعود کے لئے ایلیاس کے رنگ میں آیا ہو۔ کیونکہ اس کے خون نے ایک ظالم سلطنت کا استیصال کر کے مسیح موعود کے لئے جو یہ راقم ہے۔ راہ کو صاف کیا"

یعنے جس طرح حضرت عیسٰی علیہ السلام کی راہ صاف کرنے کے لئے حضرت یحیٰی علیہ السلام شہید ہُوئے تھے۔ اُسی طرح میری راہ صاف کرنے کے لئے حضرت سیّد احمد صاحب بریلوی شہید ہُوئے۔ اور اس طرح سے میری حضرت عیسٰے علیہ السلام کے ساتھ۔ اور سید احمد صاحب بریلوی کی حضرت یحیٰی علیہ السلام کے ساتھ ایک مزید مماثلت ثابت ہوئی۔ پس حضرت یحیٰی علیہ السلام کے قتل کا عقیدہ آپ کے دعوٰے کی صداقت پر ایک گواہ ہے۔ نہ یہ کہ یہ ایک عام تحقیقی یا اجتہادی مسئلہ ہے:۔

یہ چند حوالے محض بطور نمونہ نقل کئے گئے ہیں۔ ورنہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتابوں میں کثرت سے اس کا اثبات فرمایا ہے:۔

## کیا قتل ہونا نبی کی شان کے منافی ہے

اب رہے مولوی ابو العطاء صاحب کے دلائل۔ سو پہلی دلیل انہوں نے یہ دی ہے۔ کہ حضرت یحیٰی علیہ السلام ایک عظیم الشان نبی تھے اور قتل ہونا انبیاء کی شان کے منافی ہے۔ اس لئے ان کا قتل ہونا ممکن نہ تھا:۔

اس کے جواب میں مَیں سب سے پہلے تمام نبیوں کے سردار حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق خدا تعالےٰ کی شہادت پیش کرتا ہوں۔ خدا تعالےٰ نے آپ کو تمام نبیوں کا سردار بیان کرنے کے باوجود قرآن شریف میں کمال تصریح سے فرماتا ہے ما محمّدٌ اِلّا رسول قد خلت من قبله الرسل افائن مات اوقتل انقلبتم علیٰ اعقابکم (یعنی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) خدا نہیں۔ بلکہ صرف رسول ہیں۔ اس لئے نہ تو قتل کی موت آپ کی شان اور آپ کے دعوے کے منافی ہے۔ اور نہ کسی اور قسم کی موت۔ ہاں اگر آپ کا دعوٰی الوہیت کا ہوتا۔ تو اس صورت میں نہ صرف قتل کی موت۔ بلکہ مطلق طور پر کسی قسم کی موت سے وفات پانا آپ کے دعوٰے۔ اور منصب کے منافی ہوتا۔ جس کے یہ معنی ہیں۔ کہ قتل ہونا سب نبیوں کے سردارؐ کی شان کے بھی خلاف نہیں۔ کجا یہ کہ کسی اور نبی کی شان کے خلاف ہو:۔



## مشرکانہ عقیدہ

نیز اس آیت سے پایا جاتا ہے۔ کہ اس قسم کا عقیدہ کہ کوئی نبی قتل نہیں ہو سکتا۔ در اصل ایک مشرکانہ عقیدہ ہے۔ جس میں بالواسطہ طور پر ان کو رسالت اور نبوت کے مقام سے اٹھا کر اُلوہیت کے مقام پر پہونچایا جاتا ہے۔ کیونکہ قرآن کریم نے آپ کے لئے قتل کے جواز کی دلیل یہ دی ہے۔ کہ آپ کوئی خدا نہیں۔ بلکہ صرف رسول ہیں۔ جس کے یہ معنی ہیں کہ آپ کے قتل کے جواز سے انکار کرنا۔ گویا آپ کو خدائی کے مقام پر کھڑا کرنا ہے۔ پس جس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق یہ عقیدہ رکھنا۔ کہ آپ کا قتل ہونا آپ کی عظمتِ شان کے منافی ہے۔ اور آپ کو خدا بنانے کے مترادف۔ اُسی طرح حضرت یحیٰیؑ یا کسی اور نبی کے جواز قتل کا انکار کرنا۔ یا اس بناء پر ان کے قتل کے وقوع سے انکار کرنا کہ وُہ نبی تھے، اُن کو خدا بنانا ہے۔ ونعوذ باللہ من ذالک:۔

## ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السّلام

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام قتل انبیاء کے جواز کا ہی نہیں۔ بلکہ وقوع کا اثبات فرماتے ہُوئے حمامۃ البشریٰ صفحہ ۴۵ پر فرماتے ہیں:۔

"وکم من نبی قتلوا فی سبیل اللہ وما جاء ذکر قتلهم فی القرآن فخذ منی هذه النکتة وکن من المصدّقین"

یعنی کئی نبی اللہ کی راہ میں قتل کئے گئے۔ جن کے قتل کا قرآن کریم میں ذکر نہیں ہے۔ سو اس نکتے کو خوب اچھی طرح سے یاد رکھنا اور کبھی نہ بھولنا۔ ورنہ تم تصدیق کرنے والوں کے زمرہ سے خارج قرار پاؤ گے۔

## توریت کا بیان قرآن کیخلاف

دوسری دلیل مولوی صاحب نے یہ دی ہے۔ کہ از روئے توریت قتل ہو جانے والا مدعی نبوت کاذب اور ملعون ہوتا ہے۔ اس کے جواب میں اس بات کی طرف اشارہ کر دینا کافی سمجھتا ہوں۔ کہ قرآن کریم انبیاء کے قتل کو نہ صرف موجب لعنت نہیں بناتا بلکہ سید الانبیاء کے لئے بھی اسے جائز بتاتا ہے۔ پس توریت کی جو بات قرآن کریم کے صریح خلاف ہو۔ اس کو دلیل بنانا کیونکر درست ہو سکتا ہے۔

اس جگہ میں اس بات کی وضاحت کر دینا بھی ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ ہم محض انجیلی روایت کی بنا پر حضرت یحیٰی کے قتل کا اثبات ہرگز نہیں کرتے۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد اور قطعی فیصلہ کی بنا پر یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔

## مجرد قتل لعنت کا مستلزم نہیں

مولوی صاحب نے ایک دلیل حضرت یحیٰی کے قتل نہ ہونے پر یہ بھی دی ہے۔ کہ قرآن کریم نے یہود کو ان کے قول انا قتلنا المسیح عیسیٰ ابن مریم کے باعث مورد لعنت قرار دیا ہے۔ پس اگر حضرت یحیٰی کے ساتھ بھی یہی سلوک کیا جاتا۔ تو ان کے دشمنوں کو بھی مورد لعنت قرار دیا جاتا۔ لیکن قرآن کریم میں اس کی طرف اشارہ تک بھی نہیں پایا جاتا۔ اس کے لئے میں مولوی صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مندرجہ ذیل ارشاد کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"اس بحث میں سب سے پہلا سوال تو یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح کچھ انوکھے رسول نہیں تھے۔ ان کے قتل کے بارے میں اس قدر جھگڑا کیوں برپا کیا گیا۔ اور کیوں بار بار اس بات پر زور دیا گیا۔ کہ وہ مصلوب نہیں ہوئے ......... اگر اس جھگڑے سے صرف اس قدر غرض تھی۔ کہ یہودیوں پر ظاہر کیا جائے۔ کہ وہ قتل نہیں ہوئے۔ تو یہ تو ایک بےہودہ اور سراسر لغو غرض ہے۔ ..... ظاہر ہے کہ محض قتل ہونے سے نبی کی شان میں کچھ فرق نہیں آتا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا میں یہ بات داخل ہے۔ کہ میں دوست رکھتا ہوں کہ خدا کی راہ میں قتل کیا جاؤں اور پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر قتل کیا جاؤں تو پھر یہ بات قبول کے لائق ہے۔ کہ قتل ہونے میں کوئی ہتک عزت نہیں۔ ورنہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنے لئے یہ دعا نہ کرتے ..... ہم بتلاتے ہیں کہ اس تمام جھگڑے کی اصلیت کیا ہے ...... حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعوےٰ کیا کہ وہ مسیح میں ہوں۔ اور میں ہی داؤد کے تخت کو دوبارہ قائم کروں گا ..... یہودی ان کے بادشاہ نہ ہونے کی وجہ سے ان کی نسبت شک میں پڑ گئے ..... اور دن رات یہ مشورے ہونے لگے۔ کہ توریت کے نصوص صریحہ سے اس شخص کو کافر ٹھہرانا چاہئے ...... چنانچہ یہ بات قرار پائی۔ کہ کسی طرح اس کو صلیب دی جائے۔ پھر کام بن جائیگا کیونکہ توریت میں لکھا ہے۔ کہ جو لکڑی پر لٹکایا جائے وہ لعنتی ہے۔"

(تحفہ گولڑویہ طبع دوم صفحہ ۱۹)

غرض حضرت مسیح کی نسبت یہود کا الزام مطلق قتل کا نہیں تھا۔ بلکہ صلیبی موت کے ساتھ قتل کا تھا۔ اور اس قسم کی موت توریت کی رو سے لعنتی موت ہوتی ہے۔ لیکن حضرت یحیٰی کے متعلق صلیبی موت کا دعوےٰ نہیں کیا گیا۔ اس لئے کوئی وجہ نہ تھی۔ کہ ان کے قتل کی نفی کی جاتی۔ کیونکہ مجرد قتل کو لعنت کا مستلزم وہ مانتے ہی نہیں تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حمامۃ البشریٰ کے صفحہ ۶۹ کے حاشیہ پر فرماتے ہیں:۔

"دخل کلامہ تعالیٰ ان شان عیسیٰ منزہ عن الصلب ونتیجتہ التی ھی الملعونیۃ وعدم الرفع ..... وھذا ھو السبب الذی ذکر اللہ تعالیٰ لاجلہ قصۃ عدم صلب عیسیٰ وتبرأۃ مما قالوا والا فای ضرورۃ کانت داعیۃ الیٰ ذکر ھذہ القصۃ وما کان موت القتل نقصاً للانبیاء وکسراً لشانھم وعزتھم"

یعنی اللہ تعالےٰ نے جو قرآن شریف میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے قتل کی نفی کی ہے۔ اس سے مقصود صلیبی قتل کی اور اس کے اس نتیجہ کی نفی ہے کہ وہ نعوذ باللہ ملعون تھے۔ اور اسی وجہ سے اللہ تعالےٰ نے ان کے صلیبی موت سے نہ مرنے کا ذکر فرمایا اور ایسی موت سے انہیں بری ٹھہرایا ہے ورنہ کوئی بھی ضرورت نہ تھی۔ کہ اس واقعہ کا ذکر کیا جاتا۔ کیونکہ قتل کی موت فی نفسہٖ انبیاء کی شان کے خلاف نہیں اور اس سے ان کی شان اور عزت پر کوئی حرف نہیں آتا۔

سو چونکہ حضرت یحیٰی کی موت صلیب سے بتائی نہیں گئی۔ اس لئے کوئی وجہ نہ تھی کہ مجرد قتل کی موت کو زیر بحث لایا جاتا۔

# جماعت احمدیہ ممباسہ کا ذکر ممباسہ ٹائمز میں

"ممباسہ میں احمدیت" کے عنوان سے کینیا کالونی کا کثیر الاشاعت انگریزی اخبار "ممباسہ ٹائمز" لکھتا ہے:۔

۵ جون کو جماعت احمدیہ ممباسہ کا ایک غیر معمولی اجلاس ہوا۔ جس کے صدر چوہدری مختار احمد صاحب ایاز تھے۔ اور مندرجہ ذیل عہدیداروں کا انتخاب ہوا۔

۱۔ پریذیڈنٹ — محمد عابد صاحب ایم۔ بی۔ ای
۲۔ جنرل سیکرٹری — شیخ صالح محمد صاحب
۳۔ فنانشل سیکرٹری — اللہ دتا صاحب

نوجوانوں کی ایک انجمن (مجلس خدام الاحمدیہ) سوشل سروس کے لئے قائم کی گئی۔ اس مجلس کا جو حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد امام جماعت احمدیہ کے خاص احکام کے ماتحت بنائی گئی ہے۔ مقصد یہ ہے۔ کہ مذہب و ملت اور رنگ و نسل کی قیود سے بالا ہو کر انسانیت کی خدمت کی جائے۔ ہر وقت راستی اور دیانت کو پیش نظر رکھا جائے۔ اور اس طرح احمدیت یا حقیقی اسلام کے محاسن اور اس کی تعلیم کو آشکار کیا جائے۔

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر قادیان میں آنریبل سر ظفر اللہ خان صاحب ممبر حکومت ہند نے تحریک کی تھی۔ کہ ۱۴ مارچ ۱۹۳۹ء کو جبکہ خلافت ثانیہ کے قیام پر پچیس سال کا عرصہ پورا ہو جائے گا۔ سلور جوبلی منائی جائے۔ جماعت احمدیہ ممباسہ نے بھی اس فنڈ میں دل کھول کر حصہ لیا ہے۔ دنیا کے دوسرے حصص کے احمدی بھی اس تحریک میں کافی دلچسپی لے رہے ہیں۔ اور امید ہے کہ بہت بڑی رقم جمع ہو جائے گی۔

## تاج کمپنی کا شائع کردہ قرآن مجید اور مولوی محمد علی صاحب

قرآن مجید کے سچے عاشق کے لئے مقام مسرت ہے۔ کہ اپنے اور بیگانے کسی نہ کسی رنگ میں اس کی اشاعت کر رہے ہوں۔ لاہور میں تاج کمپنی نے ایسے خوبصورت اور دلکش طریق پر قرآن مجید شائع کیا ہے۔ جسے دیکھ کر دل خوش ہو جاتا ہے۔ مگر جناب مولوی محمد علی صاحب اس کمپنی کے ذکر پر اپنے ایک خطبہ جمعہ میں فرماتے ہیں۔

"یہاں لاہور میں تاج کمپنی نے قرآن کریم کی تھوڑی سی خدمت کی ہے۔ چند روز ہوئے وزیر اعظم پنجاب کو کمپنی نے اپنے ہاں مدعو کیا۔ اور ان کی خدمت میں ایک ایڈریس بھی پیش کیا۔ وزیر اعظم نے اپنے جواب میں کمپنی کی تعریف کی۔ تاج کمپنی نے کیا کام کیا۔ جس کے لئے اس کی یہ تعریف کی گئی۔ اس نے قرآن کریم خوبصورت اور دلکش کر کے چھاپ دیا۔ واقعی اس سے ان کی محبت قرآن ظاہر ہوتی ہے۔ لیکن اگر حقیقت پر غور کیا جائے تو جو چیز دلکش نظر آتی ہے۔ وہ سیاہی۔ کاغذ اور طباعت ہے۔ اگر اور کسی چیز کو اسی خوبصورتی اور اہتمام سے چھاپ دیا جائے۔ تو وہ بھی دلکش نظر آئے" (پیغام صلح ۲۶ مئی ۱۹۳۸ء)

جناب مولوی صاحب کا انداز بیان بتا رہا ہے۔ کہ وہ تاج کمپنی کی تعریف پر کچھ خوش نہیں اور نہ ہی وہ اس کمپنی کی سعی کو قابل قدر سمجھتے ہیں۔ وزیر اعظم صاحب پنجاب نے تاج کمپنی کی جو تعریف کی۔ مولوی صاحب کو اس پر حیرت و استعجاب ہے۔ مولوی صاحب نے پہلے تاج کمپنی کے کام کو "تھوڑی سی خدمت" کہا۔ مگر معاً بعد اس ساری کوشش کو "سیاہی۔ کاغذ اور طباعت" کی دلکشی قرار دیکر کہ دیا۔ کہ اگر کسی اور چیز کو اسی طرح خوبصورتی سے چھاپ دیا جائے تو وہ بھی دلکش نظر آئے۔

سوال ہوتا ہے۔ کہ جناب مولوی صاحب تاج کمپنی کی شاندار کامیاب کوشش کو اس طرح گرا کر کیوں ذکر کر رہے ہیں؟ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ چونکہ مولوی صاحب ترجمہ انگریزی شائع کر چکے ہیں۔ اس لئے اب ان کو کسی دوسرے کا خدمت قرآن کرنا۔ اس کی اشاعت کے لئے اپنے طریق پر کوشش کرنا پسند نہیں آتا۔ شائد وہ تاج کمپنی کو اپنا رقیب سمجھ کر ایسا استخفاف کر رہے ہوں۔ ورنہ کوئی سچا عاشق قرآن تو اس قسم کے خیالات کا اظہار نہیں کر سکتا۔ جن کا اظہار مولوی صاحب نے کیا ہے۔ خاکسار ابو العطاء جالندھری

## پھلوں اور ترکاریوں کو ڈبوں میں محفوظ کرنیکا طریق

پنجاب اگریکلچرل کالج لائل پور میں پھلوں اور ترکاریوں کو محفوظ رکھنے کے متعلق ایک مختصر سے تعلیمی نصاب کا انتظام کیا گیا ہے۔ جو ۱۲ جولائی سے ۲۷ جولائی ۱۹۳۸ء تک رہے گا۔ ۲۵ طلبا سے زیادہ کو داخل نہیں کیا جائے گا۔ داخلہ کے لئے کم از کم پنجاب یونیورسٹی کے میٹریکولیشن کے مساوی تعلیمی معیار مقرر کیا گیا ہے۔ بیرون پنجاب کے طلبا کو صرف اس صورت میں داخل کیا جائے گا۔ اگر پنجابی طلبا کافی تعداد میں داخلہ کے لئے نہ آئے۔ پنجاب کے طلبا سے ۵ روپیہ اور ہندوستانی ریاستوں اور دیگر صوبوں سے آنے والے طلبا سے پندرہ روپیہ فیس لی جائے گی۔ طلبا کے لئے قیام کا انتظام ہوسٹل میں کیا جائے گا۔

داخلہ کی درخواستیں صاحب پرنسپل پنجاب اگریکلچرل کالج لائل پور کی خدمت میں ۳۰ جون ۱۹۳۸ء سے پہلے پہنچ جانی چاہئیں۔

(محکمہ اطلاعات پنجاب)

## مرض دق اور سل کا انسدادی فنڈ

اسبات سے بہت کم لوگ ناواقف ہوں گے۔ کہ مرض دق اور سل نہایت خطرناک اور تباہ کن مرض ہے۔ اس سے نہ صرف آئے دن بہت سی جانیں ہلاک ہوتی رہتی ہیں۔ بلکہ اس مرض میں مبتلا ہونے والے ایک لمبا عرصہ دکھ اور مصیبت میں گزار کر موت کے دروازے میں داخل ہوتے ہیں۔ اور جہاں ایک طرف اپنے عزیز و اقارب کو داغ مفارقت دیتے ہیں۔ وہاں بسا اوقات اپنے کنبے کے لوگوں میں اور اسی مکان میں جس میں زمانہ مرض الموت گزارتے ہیں۔ اس موذی مرض کا بیج بو جاتے ہیں۔ الغرض یہ مرض نہایت خطرناک ہے۔ اور اس کی دن بدن زیادتی خوف و ہراس پیدا کر رہی ہے۔

گو اکثر لوگ اس مرض کے موذی ہونے کا علم رکھتے ہیں۔ مگر میں بحیثیت ڈاکٹر ہونے کے جانتا ہوں۔ کہ کس قدر لوگ اس موذی مرض میں مبتلا شدہ زیر علاج آئے اور کس قدر ان کے علاج معالجہ میں کوشش ہوئی۔ اور کس قدر روپیہ دواؤں اور غذاؤں پر خرچ ہوتا ہے۔ مگر نتیجہ بجز موت کے کچھ نہیں نکلتا۔ جہاں ایسے مریضوں نے فوت ہو کر اپنے عزیز و اقارب کو رلایا وہاں معالج کو بھی حسرت و غم میں مبتلا کیا اور اسکے اندر سخت آرزو پیدا کر دی۔ کہ کاش کوئی طریق علاج اس موذی مرض کا ایسا نکل آئے۔ جس سے اکثر مریضوں کو شفا حاصل ہو سکے اور اس کثرت سے جانیں ضائع نہ ہوں۔

میں ہمیشہ اسبات میں کوشاں رہا ہوں۔ اور لوگوں کو بتلاتا رہا ہوں۔ کہ اس موذی مرض سے محفوظ رہنے کے کیا کیا طریق ہیں۔ مگر میری کوشش کا حلقہ بہت تنگ ہے۔ اس صورت میں میرے لئے یہ خبر بہت خوش کن ہے۔ کہ ہمارے شہنشاہ معظم کے نام پر اس موذی مرض کے استیصال کے لئے فنڈ جمع کیا جا رہا ہے۔ میرے نزدیک یہ اقدام نہایت ہی مبارک ہے۔ اور اس میں ہمدردی خلائق کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے پس جو لوگ اس کار خیر میں حصہ لیتے ہوئے فنڈ کو زیادہ سے زیادہ مضبوط کریں گے۔ وہ یقیناً بنی نوع کی ہمدردی کا کھلا ثبوت بہم پہنچائیں گے۔ اور بڑے ثواب کے مستحق ہوں گے۔ میں اپنی طرف سے اور عملہ نور ہسپتال کی طرف سے مبلغ عہ/ اس فنڈ میں ادا کر رہا ہوں۔ خاکسار حشمت اللہ انچارج نور ہسپتال قادیان

358

## ضروری تصحیح

۱۔ الفضل ۲۲ جون صفحہ ۷ کالم ۳ میں "وہ حالک ہے" کی بجائے "وہ مُہلک ہے" پڑھا جائے۔

۲۔ الفضل ۷ جون کے مضمون کے عنوان میں "تعدد ازواج" کی بجائے "تعدد ازدواج" پڑھا جائے۔

# قادیان کا چندہ خلافت جوبلی فنڈ

قادیان کے چندہ خلافت جوبلی فنڈ کی ایک فہرست "الفضل" میں شائع ہو چکی ہے۔ اس کے بعد جو مزید فہرستیں محلہ جات سے وصول ہوئی ہیں۔ وہ احباب کی اطلاع کے لئے درج ذیل کی جاتی ہیں۔ مجھے یہ خوشی ہے کہ قادیان کے اکثر محلہ جات اس فنڈ میں نہایت شوق اور اخلاص کے ساتھ حصہ لے رہے ہیں۔ مگر میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ ابھی تک بعض محلوں میں وہ چستی نہیں پائی جاتی جو اکثر دوسرے محلے دکھا رہے ہیں۔ میں نے ان محلوں کے پریذیڈنٹ صاحبان کو توجہ دلائی ہے۔ اگر پھر بھی سستی دور نہ ہوئی تو شاید چستی پیدا کرنے اور سابقت کی روح کو بیدار کرنے کے لئے ان کے اسماء اخبار میں شائع کرانے پڑیں۔

یہ بات بھی بڑی خوشی کے ساتھ قابل ذکر ہے کہ لجنہ اماء اللہ قادیان نے بھی بڑے جوش سے کام شروع کر دیا ہے اور اپنے ذمہ تین ہزار روپے کی رقم لے کر قادیان کے مختلف محلہ جات میں سب کمیٹیاں مقرر کر دی ہیں اور تین ہزار کی رقم کو مختلف محلہ جات میں بصورت ذیل تقسیم کیا ہے۔

(۱) دارالفضل -/۷۵۰ (۲) دارالرحمت -/۷۵۰ (۳) دارالعلوم -/۲۵۰ (۴) دارالبرکات -/۲۲۵ (۵) دارالشکر -/۲۵ (۶) دارالصحت -/۲۵ (۷) دارالانوار مع قادر آباد و بھینی بانگر -/۱۵۰ (۸) محلہ مسجد فضل و محلہ ناصر آباد مع ننگل -/۱۵۰ (۹) محلہ مسجد اقصیٰ -/۱۰۰ (۱۰) محلہ مسجد مبارک -/۵۰ (۱۱) محلہ ریتی چھلہ -/۱۰۰

یہ رقوم صرف مستورات سے جمع کی جائیں گی۔ فجزاہن اللہ خیرا

خاکسار:- میرزا بشیر احمد

## خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(وعدہ ساڑھے بارہ ہزار روپیہ)

عزیزم مرزا منصور احمد صاحب -/۲۰۰

محترمہ سیدہ ام طاہر احمد صاحب حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ -/۲۰۰

میزان سابقہ -/-/۱۰۸۰۰

میزان تاحال -/-/۱۱۲۰۰

## محلہ مسجد فضل

(وعدہ تین سو روپیہ)

۱- اخوند محمد اکبر خان صاحب ۸/۸۷

۲- خان بہادر غلام محمد صاحب -/۱۷۵

۳- سید مرزا حسین صاحب -/۵۰

۴- مولوی محمد عبد اللہ صاحب -/۲۱

۵- میاں لعل دین صاحب -/۲۰

۶- میاں غلام محمد صاحب [illegible] -/۱۶

۷- میاں فضل دین صاحب کرایہ کش -/۱۵

۸- میاں عبد اللہ صاحب جلد ساز -/۲۵ (قرآن مجید کے نسخوں کی صورت میں)

۹- عبد المنان صاحب بوٹ ساز -/۱۰

۱۰- مرزا محمد حیات صاحب کاتب -/۱۲

۱۱- حکیم عطا محمد صاحب -/۱۰

۱۲- میاں تاج الدین صاحب درزی -/۱۰

۱۳- مولوی فضل الرحمٰن صاحب -/۱۳

۱۴- میاں عبد الرحیم صاحب ولد امام دین -/۲

۱۵- میاں مہر دین صاحب -/۱۰

۱۶- میاں وارث صاحب -/۸

۱۷- مہر قطب الدین صاحب -/۵

۱۸- میاں صدر الدین صاحب -/۶

۱۹- میاں پیرانڈتا صاحب -/۵

۲۰- میاں نور احمد صاحب -/۵

۲۱- میاں عبد اللہ صاحب بوڑی -/۵

۲۲- منشی غلام محمد صاحب -/۱۰

۲۳- مستری علی محمد صاحب -/۲

۲۴- [illegible] محمد اعظم صاحب بوٹالوی -/۲

۲۵- میاں عبد اللہ صاحب مالی -/۵

۲۶- بابا امام الدین صاحب ماما -/۱

۲۷- قریشی شاہ محمد صاحب -/۱

۲۸- مرزا محمد شریف صاحب دکاندار -/۵

میزان تاحال ۰-۸-۵۱۷

## محلہ دارالانوار

(وعدہ ساٹھ روپے)

۱- بھائی نور تاجر سلطان برادرز -/۱۰

۲- عبد اللہ صاحب مالی باغ حضرت اقدس -/۱۰

۳- فقیر محمد صاحب ملازم " " -/۵

۴- محمد علی صاحب " " -/۵

۵- رحمت علی صاحب " " -/۴

۶- محمد امین صاحب -/۱۰

۷- لبھو صاحب حجام -/۱

۸- محمد صدیق صاحب -/۲

۹- محمد یوسف صاحب طالب علم -/۱

۱۰- عبد المنان صاحب -/۳

۱۱- صوفی عبد اللطیف صاحب -/۱

۱۲- سید مسعود شاہ صاحب -/۵

۱۳- سید داود شاہ صاحب -/۵

۱۴- اللہ دتا صاحب پان فروش -/۳

۱۵- چودہری محمد شریف صاحب -/۲

۱۶- مولوی احمد علی صاحب -/۱

۱۷- محمد خان صاحب ملازم میاں عبد اللہ خان صاحب -/۷

۱۸- دیگر خدام " -/۴

۱۹- محمد اسمٰعیل صاحب متعلم جامعہ -/۳

۲۰- عیسٰی خان صاحب خلف ڈاکٹر حاجی خان صاحب -/۸

میزان تاحال ۰-۰-۹۰

## محلہ دارالرحمت

(وعدہ اڑھائی ہزار روپے)

۱- مستری غلام نبی صاحب -/۱۵

۲- میاں علی احمد صاحب ٹال والہ -/۵۰

۳- مستری غلام محمد صاحب -/۱۵

۴- میاں ابو الفضل محمود صاحب -/۱۵

۵- صوفی عطا محمد صاحب -/۷

۶- خواجہ عبد الواحد صاحب -/۵

۷- خان صاحب بابو برکت علی صاحب -/۶۰

۸- خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب -/۲۰۰

۹- میر ظفر اللہ صاحب -/۳۰۰

۱۰- مرزا محمد شفیع صاحب -/۴۰

۱۱- بابو غلام حیدر صاحب -/۷۰

۱۲- سید محمد باقر صاحب -/۵

۱۳- ملک نادر خان صاحب -/۴۰

۱۴- عبد المجید صاحب دکاندار -/۱۲

۱۵- مرزا محمد حسین صاحب چٹھی مسیح -/۱۰

۱۶- میاں عمر دین صاحب دکاندار -/۵

۱۷- ماسٹر کریم الدین صاحب -/۳۰

۱۸- میاں اللہ بخش صاحب دکاندار ۸/-

۱۹- بابو محمد عبد اللہ صاحب اوورسیر -/۴۵

۲۰- بابو نور احمد صاحب اوورسیر -/۱۸۵

۲۱- ماسٹر اللہ دتا صاحب -/۱۰

۲۲- چودہری مبارک علی صاحب -/۵

۲۳- حاجی گلزار محمد صاحب -/۳۰

۲۴- میاں محمد بخش صاحب کمہار -/۵

۲۵- محمد اسمٰعیل و محمد بخش صاحبان -/۵

۲۶- عبد الرحیم صاحب بوٹ ساز -/۱۰

۲۷- مولوی رحیم الدین صاحب -/۵

۲۸- بابو محمد امیر صاحب ۸/۱۲۲

۲۹- شیخ اللہ بخش صاحب پنشنر -/۱۱۷

۳۰- مستری عبد الحمید صاحب -/۱۵

۳۱- مستری عباد اللہ صاحب -/۲۰

۳۲- مستری عبد الحمید صاحب ٹرنک ساز -/۱۰

۳۳- میاں عبد اللہ صاحب پسر علیم اللہ صاحب -/۱۸

۳۴- عبد الرشید صاحب ٹرنک ساز -/۱۰

۳۵- مستری محمد لطیف صاحب -/۲۵

۳۶- مستری منیر احمد صاحب -/۲۰

۳۷- مستری محمد یعقوب صاحب لکڑی والہ -/۱۵

۳۸- سیٹھی کرم الٰہی صاحب مع بچگان -/۱۵

۳۹- میاں نظام الدین صاحب ٹیلر -/۸

۴۰- مستریان عبد الغنی و محمد ابراہیم صاحبان -/۱۰

۴۱- میاں منگو صاحب -/۵

۴۲- ڈاکٹر محمد بخش صاحب -/۲۰

۴۳- سیٹھی خلیل الرحمٰن صاحب -/۳۰

۴۴- میاں عبد الکریم صاحب پسر اللہ دتا صاحب -/۲۰

۴۵- اللہ رکھا صاحب -/۲

۴۶- شیخ فضل دین صاحب قصاب -/۸

۴۷- مستری نور احمد صاحب چغتہ -/۱

۴۸- میاں حسن محمد صاحب پنشنر -/۶

۴۹- مرزا محمد افضل بیگ صاحب -/۳۰

۵۰- بابا کریم بخش صاحب -/۲۵

۵۱- بابا چراغ صاحب -/۶

۵۲- غلام محمد صاحب -/۱۲

۵۳- میاں محمد صادق صاحب سرکار والا -/۴

۵۴- داماد ڈاکٹر محمد بخش صاحب -/۱۰

۵۵- چودہری لعل خان صاحب -/۳۰

۵۶- مستری مومن خان صاحب -/۵

۵۷- میاں خیر الدین صاحب سیکھوانی -/۱۵

۵۸- مستری حسن دین صاحب -/۱۵

۵۹ مستری احمد دین صاحب ۱۰/۰
۶۰ حبیب اللہ صاحب برتن ساز ۵/۰
۶۱ رحیم بخش صاحب معمار ۵/۰

میزان تاحال ۱۹۵۵-۸-۰

## تتمہ محلہ دارالبرکات

(وعدہ بارہ سو روپیہ)

۱ قاری غلام مجتبیٰ صاحب ۱۰۰-۰
۲ بدر الحسن صاحب کاتب ۵/۰
ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب مزید ۵/۰

سابقہ میزان ۷۱۹-۸-۰
میزان تاحال ۸۲۹-۸-۰

## محلہ دارالفضل

(وعدہ دو ہزار روپیہ)

۱ بابو سراج الدین صاحب ۱۰۰/۰
۲ چودہری محمد بوٹا صاحب ۲۰/۰
۳ مستری مہر دین صاحب ۱۰/۰
۴ مستری فضل دین صاحب ۳/۰
۵ میاں سلطانہ صاحب ۱/۲/۰
۶ مرزا قدرت اللہ صاحب ۵/۰

۷ سید فضل شاہ صاحب ۱۰/۰
۸ جھنڈا بڑھی والا ایک گھائے
۹ حافظ عبد الواحد صاحب ۷/۰
۱۰ مستری عبد الرزاق صاحب سیالکوٹی ۲۰/۰
۱۱ منشی محمد شفیع صاحب پٹواری ۷/۸
۱۲ منشی عبد السمیع صاحب ۵/۰
۱۳ ڈاکٹر محبوب الرحمن صاحب بنگالی ۵/۰
۱۴ شیخ اصغر علی صاحب ۱۵/۰
۱۵ مستری جان محمد صاحب ۲/۰
۱۶ حافظ محمد ابراہیم صاحب ۱/۰
۱۷ میاں خوشی محمد صاحب موچی ۱/۰
۱۸ قاضی غلام نبی صاحب ۵/۰
۱۹ میاں نیک محمد صاحب بوٹ ساز ۲۵/۰
۲۰ علی بخش صاحب کمہار ۱۵/۰
۲۱ مستری عبد العزیز صاحب سیالکوٹی ۱۲/۰
۲۲ مولوی فخر الدین صاحب ۳۰/۰
۲۳ ڈاکٹر ظفر حسن صاحب ۳۰/۰
۲۴ سردار کرم داد صاحب ۱۰/۰
۲۵ میاں فیروز الدین صاحب دوکاندار ۶/۰
۲۶ محمد رمضان صاحب ۵/۰
۲۷ محمد عبد اللہ صاحب ۵/۰

۲۸ منشی دیانت خان صاحب ۵/۰
۲۹ مستری محمد شفیع صاحب ۶/۰
۳۰ مستری عبد الرحیم صاحب ۵/۰
۳۱ مستری ابراہیم صاحب ۵/۰
۳۲ مستری احمد دین صاحب ۴/۰
۳۳ بشیر احمد صاحب قصاب ۵/۰
۳۴ بابو عبد الحمید صاحب ۳/۰
۳۵ اللہ داد عبد العزیز صاحب کشش دوز ۲/۰
۳۶ مستری اللہ بخش صاحب ۱۰/۰
۳۷ عبد المنان صاحب پسر مستری اللہ بخش صاحب ۱۰/۰
۳۸ عطاء اللہ صاحب مولوی فاضل ۱۰/۰
۳۹ ولایت حسن صاحب ۱۵/۰
۴۰ برکت علی صاحب بڑھی والا ۸/۰
۴۱ میاں جھنگا صاحب ۳/۰
۴۲ غلام محی الدین صاحب موٹر ڈرائیور ۶۳/۰
۴۳ عبد الحی صاحب پسر ماسٹر حسین خان صاحب مرحوم ۱۰/۰

میزان تاحال ۵۱۹-۱۰-۰

## تتمہ محلہ دارالعلوم

(وعدہ دو ہزار روپیہ)

مرزا محمد شریف بیگ صاحب ۲۶/۰
مولوی غلام مصطفیٰ صاحب ۲۶/۰

سابقہ میزان ۲۱۴۷/۱۳/۰
میزان تاحال ۲۱۹۹/۱۳/۰

## اعلانات نکاح

(۱) علم الدین صاحب ولد عبد الکریم صاحب ننگل باغبانان کا نکاح سلیمہ بی بی بنت محمد یعقوب صاحب سنور سے پانچ صد روپیہ مہر پر حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے پڑھا۔ (۲) ۲۹ مئی مولوی عبد السلام صاحب مولوی فاضل نے مولوی سید مشتاق احمد صاحب سونگڑہ ضلع کٹک کا نکاح نو سو روپیہ مہر پر منشی سید عسکر علی صاحب کی لڑکی عزیزہ شمس کیا تھا پڑھا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔

# ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں



**لاہور** ۲۳ جون۔ ہز ایکسی لینسی گورنر پنجاب نے اپنے اختیارات کے مطابق ان تمام قیدیوں کی غیر مشروط رہائی کے احکام صادر کر دیئے ہیں۔ جو تحریک شہید گنج میں ضمانت نہ داخل کرنے کی وجہ سے محبوس کئے گئے تھے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ ان احکام کی فوری تعمیل کی جائے گی۔

**شملہ** ۲۳ جون۔ آج اسمبلی کے اجلاس میں وزیر اعظم نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ حزب مخالف کے ارکان اپنے آپ کو کسانوں کا ہمدرد ظاہر کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس پر کانگرسی ممبروں نے احتجاج کیا۔ اور کہا کہ یہ الفاظ غیر پارلیمنٹری ہیں۔ اور سپیکر نے بھی انہیں غیر پارلیمنٹری قرار دیا لیکن وزیر اعظم نے سپیکر سے کہا کہ کتاب پارلیمنٹری پریکٹس دیکھئے۔ اس پر ہاؤس میں ہنگامہ بپا ہو گیا۔ اور وزیر اعظم نے کہا چپ رہئے چپ رہئے۔ کانگرسی ممبروں نے اس پر بھی اعتراض کیا۔ اور آخر سپیکر کے فیصلہ کے مطابق وزیر اعظم نے اپنے الفاظ واپس لے لئے۔ اسی طرح سر سندر سنگھ تقریر کر رہے تھے۔ کہ کسی ممبر نے کہا ذرا بلند آواز سے بولئے۔ سر موصوف نے جواباً کہا کہ میں مشین نہیں بن سکتا۔ حزب مخالف کے ارکان نے اس پر بھی اعتراض کیا۔ اور سپیکر نے سر موصوف کو ہدایت کی کہ گفتگو کے وقت پارلیمنٹری انداز اختیار کریں۔

**شملہ** ۲۳ جون۔ آج جب اراضیات مرہونہ کی واگذاری کا بل اسمبلی میں پیش ہوا۔ تو راجہ نریندر ناتھ صاحب نے جو یونینسٹ پارٹی کے ممبر ہیں۔ اس کی سخت مخالفت کی۔ اور کہا۔ کہ مجھے پہلی بار ان لوگوں کی مخالفت کرنے کا نہایت رنجدہ اور ناخوشگوار فرض انجام دینا پڑا ہے۔ جن کے ساتھ سیاسیات کے میدان میں میرا چولی دامن کا ساتھ رہا ہے۔ حکومت کو غیر زراعت پیشہ پنجابیوں سے ایسی ناانصافی نہیں کرنی چاہیئے۔ رائے بہادر مکند لال پوری نے کہا کہ یونینسٹ وزارت تو بالشویکوں سے بھی آگے بڑھ گئی ہے

غرضیکہ راجہ نریندر ناتھ صاحب کے گروپ نے اس ترمیم کی حمایت میں ووٹ دیئے کہ بل رائے عامہ کے لئے مشتہر کر دیا جائے۔ حالانکہ وزارت پارٹی اسے سیلیکٹ کمیٹی کے سپرد کرنے کے حق میں تھی۔ کانگرس پارٹی غیر جانبدار رہی۔ اور حکومت کی تجویز پاس ہو گئی۔ اس بل کا مقصد یہ ہے کہ ۴۸ سال قبل کی مرہونہ اراضیات اب واگذار سمجھی جائیں۔

**لنڈن** ۲۳ جون۔ آج دارالعوام میں وزیر اعظم نے اعلان کیا۔ کہ ہندوستان کی شمال مغربی سرحد پر بمباری کے واقعات کی تحقیقات کے لئے برطانوی یا بین الاقوامی کمیشن کے تقرر کی کوئی ضرورت نہیں ہے

**کلکتہ** ۲۳ جون۔ وزیر اعظم کو سید نوشیر علی سے جو اختلاف ہو گیا تھا۔ اس کے سلسلہ میں وزارت نے مستعفی ہو کر آج نئی وزارت مرتب کر لی۔ جس نے آج صبح حلف وفاداری لیا۔ وزراء سب وہی ہیں۔ صرف سید نوشیر علی کی جگہ مسٹر ایچ۔ ایس سہروردی وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ مقرر ہوئے ہیں۔ سید نوشیر علی کو اجازت دیدی گئی ہے۔ کہ ان کے اور وزیر اعظم کے مابین جو خط و کتابت ہوئی ہے۔ اسے وہ شائع کر سکتے ہیں۔

**شملہ** ۲۳ جون۔ آج وزیر تعلیم نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ کنبھ کے میلہ کے بعد پنجاب میں جو ہیضہ پھوٹا۔ اس سے ۲½ ہزار اموات ہو چکی ہیں۔ بیمار ہونے والوں کی تعداد ۷۰۶۳ ہے۔

**نئی دہلی** ۲۳ جون۔ وائسرائے کی طرف سے دربار بجے پور کو حکم دیا گیا ہے۔ کہ سیکر کے قضیہ کا فیصلہ دو ہفتوں کے اندر اندر کر دیں۔ جہاں تک ہو سکے خونریزی سے احتراز کیا جائے سیکر کے دفاتر زبردستی کھولے نہ جائیں حکومت اب زیادہ دیر تک اس معاملہ میں خاموش نہیں رہ سکتی۔

**لکھنؤ** ۲۳ جون۔ حکومت یوپی نے حکم دیا ہے کہ سیاسی قیدیوں سے ملاقات کے وقت پولیس موقعہ پر موجود نہ ہوا کرے۔

**الہ آباد** ۲۳ جون۔ کانگرسی وزارت نے گورنر کی منظوری سے فیصلہ کیا ہے۔ کہ پارلیمنٹری سیکرٹری کو اپنے محکمہ کے فائل دیکھنے اور ان پر آرڈر جاری کرنے کے اختیارات ہیں اور کہ وہ وزراء کی طرف سے دورے بھی کر سکتے ہیں۔ پہلے ان کو یہ اختیارات حاصل نہ تھے۔

**راولپنڈی** ۲۳ جون۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ کشمیر گورنمنٹ اور ڈرائیوروں کے مابین گفتگو سے مصالحت شروع ہو گئی ہے۔ فریقین کے نمائندے کوہالہ میں جمع ہیں۔ نیز سری نگر اور راولپنڈی کے سرکردہ بیوپاری بھی اس میں دلچسپی لے رہے ہیں۔

**لنڈن** ۲۳ جون۔ ملک معظم کی ساس کونٹس آف سٹیپ مور کا انتقال ہو گیا ہے

**برلن** ۲۲ جون۔ گذشتہ شب ڈاکٹر گوبلز نے یہودیوں کے خلاف سخت اشتعال انگیز تقریر کی تھی جس کے نتیجہ میں اخبارات نے بھی ان کے خلاف سخت مہم شروع کر دی ہے۔ یہودی مار پیٹ کے خوف سے گھروں میں چھپے بیٹھے ہیں۔ گذشتہ ہفتہ ۱۵۰۰ یہودی گرفتار کر لئے گئے تھے۔ جن کے ساتھ معلوم نہیں کیا سلوک کیا گیا۔

**لاہور** ۲۳ جون۔ آج شام کے وقت ٹریبیون کے دفتر میں جرنلسٹس ایسوسی ایشن کا ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں حکومت کی طرف سے اسمبلی میں پیش کردہ بل کی مخالفت کی گئی جس کے ذریعہ حکومت خوفناک خبروں کی اشاعت کو روکنا چاہتی ہے۔ فیصلہ کیا گیا کہ وزیر اعظم کے پاس اخبار نویسوں کا ایک وفد بھیجا جائے۔ مسلم اخبارات کا کوئی نمائندہ اس جلسہ میں شامل نہیں ہوا۔

**امرتسر** ۲۳ جون۔ انسپکٹر جنرل پولیس نے چیف خالصہ دیوان کی ایک چٹھی کے جواب میں لکھا ہے کہ مذہبی سکھوں کے پولیس میں بھرتی ہونے پر کوئی پابندی نہیں۔ نہ ہی کسی اور شخص پر جو باقی پہلوؤں سے پولیس میں ملازمت کے قابل ہو۔ مذہبی بنا پر پولیس میں بھرتی کی ممانعت ہے۔

**پٹیالہ** ۲۳ جون۔ دسہرہ کے ایام میں یہاں ایک دربار تاج پوشی منعقد ہوگا۔ جس کے اخراجات کے لئے مہاراجہ صاحب نے سولہ لاکھ روپے کی منظوری دیدی ہے۔

**شملہ** ۲۳ جون۔ خان بہادر مرزا معراج دین صاحب سپرنٹنڈنٹ سی۔ آئی۔ ڈی سپیشل برانچ آج رات کے گیارہ بجے حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے انتقال کر گئے۔ لاش لاہور لائی جا رہی ہے۔

**شملہ** ۲۳ جون۔ آج اسمبلی میں حزب مخالف کی طرف سے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے نواب احمد یار خان دولتانہ نے کہا۔ کہ یکم اپریل ۱۹۳۷ء سے لے کر یکم اپریل ۱۹۳۸ء تک کریمنل لاء امینڈمنٹ ایکٹ کے ماتحت آٹھ اشخاص کو ان کے دیہات میں نظر بند اور بارہ کو اخراج کا حکم دیا گیا۔

**لنڈن** ۲۳ جون۔ ہاؤس آف کامنز میں ایک سوال کیا گیا۔ کہ آیا حکومت برطانیہ اپنے اور مسلمانوں کے قدیم دوستانہ تعلقات کے پیش نظر خلافت کے قیام میں امداد دے گی۔ وزیر اعظم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ یہ مسئلہ مسلمانوں سے تعلق رکھتا ہے۔ حکومت برطانیہ میں اس مداخلت پر آمادہ نہ ہوگی

**شملہ** ۲۳ جون۔ وائسرائے ہند آج چار ماہ کی رخصت پر انگلینڈ جانے کے لئے بمبئی روانہ ہو گئے۔ افواہ ہے کہ وہ اب واپس نہیں آئیں گے۔ بلکہ

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی